السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا میرے سسر کی بیوی میری محرمات میں شمار ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے سسر کی (دوسری) بیوی آپ کی محرمات میں شمار نہیں ہوگی کیونکہ وہ آپ کی بیوی کی والدہ نہیں۔ اس لیے آپ اس سے شادی کرسکتے ہیں کیونکہ بغیر کسی دلیل کے تحریم ثابت نہیں ہوتی اوراس کی حرمت کی کوئی دلیل موجود نہیں۔ بلکہ جب اللہ تعالیٰ نے عورتوں میں سے حرام کردہ عورتوں کا ذکر کیا تو اس کے بعد فرمایا:

"اوران کے علاوہ تمہارے لیے حلال ہیں۔" النساء۔24

یہی نہیں بلکہ اکثر علماء کے نزدیک تو واضح طور پر سسر کی بیوی اور عورت دونوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا جائز ہے (یعنی بیوی کی والدہ کے علاوہ اس کے والد کی دوسری بیوی کو جسے وہ طلاق دے چکا ہو)۔

امام ابن رجب حنبلی رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں:

مرد کی بیوی اوراس کی دوسری بیوی کی بیٹی دونوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا اکثر علماء کے نزدیک جائز ہے۔ البتہ بعض سلف نے سے ناپسند کیا ہے۔ جامع العلوم والحکم (ص/411)

امام شافعی رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں:

جب کوئی شخص کسی عورت اوراس کے والد کے بیوی سے شادی کرے تو یہ عمل امام ابوحنیفہ رحمة اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے۔ ہمیں عبداللہ بن جعفر رحمة اللہ علیہ سے اسی طرح کی روایت پہنچی ہے کہ انہوں ن ایسا ہی کیا تھا۔

مزید فرماتے ہیں:

کسی شخص کی بیوی اوراس کی کسی اور بیوی سے بیٹی دونوں کو جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ مزید دیکھئے الامام الشافعی (7/155)

امام ابن حزم رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مرد کے لیے جائز ہے کہ وہ عورت اوراس کے والد کی (دوسری) بیوی اوراسی طرح اس کے بیٹے کی بیوی اوراس کی بچازاد کو جمع کرے کیونکہ اس کی تحریم میں کوئی نص نہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمة اللہ علیہ، امام مالک رحمة اللہ علیہ، امام شافعی رحمة اللہ علیہ، اورابوسلیمان رحمة اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ المحلی (9-523)

امام ابن قدامہ رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس میں کوئی حرج نہیں کہ کسی شخص کی بیوی اوراس کی کسی اور بیوی سے بیٹی کو نکاح میں جمع کرلیا جائے۔ اکثر اہل علم کے نزدیک بیوی اوراس (یعنی بیوی) کی ربیبہ کو نکاح میں جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ عبداللہ بن جعفر اورصفوان بن امیہ نے ایسا کیا اورحسن رحمة اللہ علیہ، عکرمہ رحمة اللہ علیہ، اورابن ابی لیلیٰ رحمة اللہ علیہ کے علاوہ سب فقہائے کرام کا یہی کہنا ہے صرف ان سے کراہت منقول ہے وہ (یعنی مکروہ کہنے والے) یہ کہتے ہیں کہ ان دونوں میں سے اگرایک مذکور ہوتا تو اس پر دوسری حرام ہوجاتی، اس طرح یہ عورت اوراس کی پھوپھی کے مشابہ ہوئی۔ لیکن ہماری دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

"اوراس کے علاوہ باقی عورتیں تمہارے لیے حلال ہیں۔" النساء۔24

اوراس لیے بھی (ایسا کرنا جائز ہے) کہ ان دونوں کے درمیان کوئی قرابت اوررشتہ داری نہیں، اس طرح دونوں یہ اجنبیوں کے مشابہ ہوئیں اوراس لیے بھی کہ جمع اس لیے حرام کیا گیا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے دو قریبی نسبی رشتہ دار عورتوں کے درمیان قطع رحمی کا خدشہ ہوتا ہے اوران دونوں کے درمیان تو کوئی قرابت داری ہی نہیں تو اس سے مکروہ کہنے والوں کی اورہماری بات کا فرق واضح ہوجاتا ہے۔ المغنی لابن قدامہ (7/98)

لہذا ثابت ہوا کہ آپ کی بیوی کے والد کی بیوی (جو آپ کی بیوی کی والدہ نہیں) آپ کی محرمات میں شامل نہیں ہوگی۔ بلکہ وہ آپ کے لیے اجنبی ہے آپ اس سے نہ تو مصافحہ کرسکتے ہیں اورنہ ہی آپ کے لیے اس سے خلوت اور اس کے ساتھ سفر کرنا جائز ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص172

محدث فتویٰ